مناجاتِ شعبان

آیۃ اللہ العظمیٰ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ

شعبان کے مہینے میں کیا آپ نے مناجاتِ شعبانیہ کے ذریعہ (کہ جس کے پڑھنے کا حکم اس مہینے کی پہلی تاریخ سے آخری تاریخ تک ہے) خداوندِ تبارک وتعالیٰ کی مناجات کی اور اس کے سبق آموز بلند پایہ مضامین سے مقامِ ربوبیت کی نسبت اپنے ایمان ومعرفت میں اضافہ کیا؟

مناجاۃ مولانا امیر المومنین علیہ السلام وھی مناجاۃ الائمہ من ولدہ علیہم السلام کانوا یدعون بھا فی شھر شعبان روایۃ ابن خالویہ۔

(بحار الانوار، ج۱۹ جز دوم چاپ قدیم، باب الادعیہ والمناجات، ص۹۰۸۹-)

(رحمۃ اللّٰہ) اَللّٰھُمَّ صَلی عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاسْمَعْ دُعٰائِ اِذٰا دَعَوْتُکَ وَاسْمَعْ نِدٰائِ اِذٰا نٰادَیْتُکَ اِلٰھِی اَنَا عَبْدُکَ الضَّعِیفُ الْمُذْنِبُ وَمَمْلُوکُکَ الْمُنِیبُ (الْمَعِیبُ) فَلاٰ تَجْعَلْنِی مِمَّنْ صَرَفْتَ عَنْہُ وَجْھَکَ وَحَجَبَہُ سَھْوُہُ عَنْ عَفْوِکَ۔

اِلٰھِی ھَبْ لِی کَمَالَ الاِنْقِطٰاعِ اِلَیْکَ وَاَنِرْ اَبْصٰارَ قُلُوبِنٰا بِضِیٰائِ نَظَرِھٰا اِلَیْکَ حَتّیٰ تَخْرِقَ اَبْصٰارُ الْقُلُوبِ حُجُبَ النُّورِ فَتَصِلَ اِلٰی مَعْدِنِ الْعَظَمَۃِ وَتَصِیرَ اَرْوٰاحُنٰا مُعَلَّقَۃً بِعِزِّ قُدْسِکَ۔

اِلٰھِی وَاجْعَلْنِی مِمَّنْ نٰادَیْتَہُ فَاَجٰابَکَ وَلاٰحَظْتَہُ فَصَعِقَ لِجَلاٰلِکَ فَنٰاجَیْتَہُ سِرّاً وَعَمِلَ لَکَ جَھْرًا۔

اِلٰھِی لَمْ اُسَلِّطْ عَلیٰ حُسْنِ ظَنِّی قُنُوطَ الْاَیٰاسِ، وَلاَ انْقَطَعَ رَجٰائِی مِنْ جَمِیلِ کَرَمِکَ۔

اِلٰھِی اِنْ کَانَتِ الْخَطٰایٰا قَدْ اَسْقَطَتْنِی لَدَیْکَ فَاصْفَحْ عَنِّی بِحُسْنِ تَوَکُّلِی عَلَیْکَ۔

اِلٰھِی اِنْ حَطَّتْنِیَ الذُّنُوبُ مِنْ مَکٰارِمِ لُطْفِکَ فَقَدْ نَبَّھَنِیَ الْیَقِینُ اِلٰی کَرَمِ عَفْوِکَ۔

اِلٰھِی اِنْ اَنٰامَتْنِی الْغَفْلَۃُ عَنِ الْاِسْتِعْدٰادِ لِلِقٰائِکَ فَقَدْ نَبَّھَتْنِی الْمَعْرِفَۃُ بِکَرَمِ اٰلاٰئِکَ۔

اِلٰھِی اِنْ دَعٰانِی اِلَی النّٰارِ عَظِیمُ عِقٰابِکَ فَقَدْ دَعَانِی اِلَی الْجَنَّۃِ جَزِیلُ ثَوٰابِکَ۔

اِلٰھِی فَلَکَ اَسْئَلُ وَاِلَیْکَ اَبْتَھِلُ وَاَرْغَبُ وَاَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَنِی مِمَّنْ یُدِیمُ ذِکْرَکَ وَلاٰ یَنْقُضُ عَھْدَکَ وَلاٰ یَغْفُلُ عَنْ شُکْرِکَ وَلاٰ یَسْتَخِفُّ بِاَمْرِکَ۔

اِلٰھِی وَالْحِقْنِی بِنُورِ عِزِّکَ الْاَبْھَجِ فَاَکُونَ لَکَ عٰارِفًا وَعَنْ سِوٰاکَ مُنْحَرِفًا وَمِنْکَ خَائِفًا مُرٰاقِبًا، یٰا ذَا الْجَلاٰلِ وَالْاِکْرَامِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

رَسُوْلِهٖ وَ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا۔

ترجمہ:

امیرالمومنینؑ کے مناجات وہ ہیں کہ جو ان کے فرندوں سے ہم تک پہنچی ہیں۔ آپ شعبان کے مہینے میں انھیں پڑھتے تھے اور بہ روایت ابنِ خالویہ رحمت اللہ علیہ اس کی عبارت اوراس کا مضمون یہ ہے :

پروردگار درود بھیج محمدؐ اوراس کی آل پر اور میری پکار کو سُن جب میں تجھے پکاروں، اور میری آواز کو سُن جب میں تجھے آواز دوں ـ ـ ـ ـ ـ۔ پروردگار! میں تیرا ایک ضعیف اور گنہگار بندہ ہوں، میں تیرا ایک بھٹکا ہوا عبد ہوں تو مجھے ان لوگوں میں قرار نہ دے جن سے تو نے اپنا منہ موڑ لیا ہے اور ان لوگوں میں بھی میرا شمار نہ کر کہ جن کا سہو واشتباہ تیری عفودرگزر کے آگے حجاب بن گیا ہے۔

پروردگار! مجھے توفیق عنایت فرما کہ میں مکمل طور پر سب سے کٹ کر تیرا ہو جاؤں اور ہمارے دِلوں کی آنکھوں کو اپنے دیدار کی روشنی سے منوّر فرما تا کہ ہمارے دِلوں کی آنکھیں نور کے پردوں کو چیرتی ہوئی معدن عظمت تک پہنچیں اور ہماری روحیں تیرے عزتِ قدس سے ملحق ہوجائیں۔

پروردگار! تو مجھے ان لوگوں میں قرار دے کہ جب تو نے انھیں آواز دی تو انھوں نے لبیک کہا اور جب تو نے ان پر نگاہ کی تو تیرے جلال سے زمین پر گر پڑے۔ تو نے انھیں خفا میں در پردہ آواز دی اور انھوں نے آشکارا تیرے لئے عمل کیا۔

پروردگار! میرے حسن گمان پر مایوسی کی بدبختی کو مسلط نہ فرما اور میری امید کو اپنے بہترین کرم سے منقطع نہ فرما۔

پروردگار! اگر خطائیں تیری بارگاہ میں میرے سقوط کا سبب بنی ہیں تو اس بھروسہ اور توکل کی خوبی کے سبب درگزر فرما جو مجھے تجھ سے ہے۔

پروردگار! اگرچہ گناہوں نے مجھے تیرے کرم سے دور کردیا لیکن تیرے کرم عفو کے یقین نے مجھے بیداری بخشی ہے۔

پروردگار! اگرچہ غفلت نے تجھ سے ملاقات کے لئے آمادگی سے مجھے باز رکھا تاہم تیرے نعمتوں کی شناخت نے مجھے بیدار کیا ہے۔

پروردگار! اگرچہ تیرا عذاب مجھے ایک انتہائی ہولناک آگ کی طرف بلا رہا ہے لیکن تیرا بے شمار ثواب مجھے بہشت کی طرف آواز دے رہا ہے۔

پروردگار! میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تجھ سے اظہارِ ذوق وشوق کرتا ہوں اور تجھ سے چاہتا ہوں کہ تو محمدؐ اوراس کی آل پر درود بھیج اور مجھے ان لوگوں میں قرار دے جن کے لبوں پر ہمیشہ تیرا ذکر رہتا ہے، جو تیرے عہد کو نہیں توڑتے، تیرے شکر سے غفلت نہیں برتتے اور تیرے اَمر کو کمتر نہیں سمجھتے۔

پروردگار! مجھے اپنی عزت کے درخشاں نور تک پہنچا تا کہ میں تیرا شناسا اور تیرے غیر سے روگرداں رہوں، تیرا خوف میرے دِل پر چھایا رہے اور میں تیرا نظارہ کرتا رہوں اے صاحب جلال واکرام۔

پروردگار! اپنے رسول محمدؐ اوراس کے پاکیزہ خاندان پر درود وسلام بھیج۔

تمام ائمہ طاہرینؑ خدائے ذوالجلال کو ان مناجات کے ذریعہ پکارتے تھے۔ حالانکہ بہت کم دعائیں اور مناجاتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں یہ آیا ہو کہ تمام ائمہ طاہرین علیہم السلام انھیں پڑھتے تھے اور خدا کی بارگاہ میں عجز و انکساری کے کلمات پیش کرتے تھے۔

یہ مناجات درحقیقت مقدمہ اور تمہید ہیں تا کہ انسان ماہِ رمضان کے وظائف و فرائض کی پذیرائی کے لئے تیار اور آمادہ ہوجائے۔ شاید اس لئے بھی ہو کہ باخبر انسان کی باخبر اور ملتفت ماہیت کو روزے کے لئے اُکسایا جائے اور اس کے خوش آئند ثمر اور نتائج یاد دلائے جائیں۔ ائمہ طاہرینؑ نے بہت سے مسئلوں اور سوالوں کا حل اپنی عطا کردہ دعاؤں میں ظاہر کیا ان دعاؤں کی زبان اور دوسری عام زبان (جس میں وہ مسائل بیان کیا کرتے تھے) میں بہت فرق ہے اکثر اوقات روحانی، ماوراءطبیعات، دقیق مسائل اور دیگر امور جو معرفتِ خدا سے مربوط ہیں دعا کے لب ولہجہ میں بیان فرماتے تھے ہم ان دعاؤں کو آخر تک پڑھ جاتے ہیں لیکن افسوس کہ ان کے اصل مطالب و مفاہیم کی طرف دھیان نہیں دیتے اور اصولی طور پر سمجھ نہیں پاتے کہ ہمارے معصوم امامؑ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ اُن مناجات میں ہم پڑھتے ہیں:

''اِلٰهِی هَبْ لِی کَمَالَ الِانْقِطَاعِ اِلَیْکَ وَاَنِرْ اَبْصَارَ قُلُوْبِنَا بِضِیَاءِ نَظَرِهَا اِلَیْکَ حَتّٰی تَخْرِقَ اَبْصَارُ الْقُلُوْبِ حُجُبَ النُّوْرِ، فَتَصِلَ اِلٰی مَعْدَنِ الْعَظَمَةِ وَتَصِیْرَ اَرْوَاحُنَا مُعَلَّقَةً بِعِزِّ قُدْسِکَ۔''

خدایا نفسِ امّارہ جو مارشل لاء حاکم کی طرح ہے اس کی پیروی سے ہمیں بچائے رکھ۔ ہوا و ہوس اور خواہشاتِ نفسانی سے سروکار نہ ہو اور ہمارے دلوں کی آنکھوں کو اُس روشنی کے ساتھ منوّر کردے۔ جس سے ہم تیری طرف دیکھ سکیں تا کہ یہ آنکھیں نور کے ذریعہ معدن عظمت تک پہنچ جائیں اور ہماری ارواح تیری بارگاہِ اقدس میں عزت کے ساتھ باقی رہیں۔

یہ جملہ کہ خدایا مجھے اپنی طرف کمال انقطاع عطا فرما شاید اس مفہوم کو بیان کرتا ہے کہ باخبر اللہ والے لوگ مبارک ماہِ رمضان کے آنے سے پہلے اپنے آپ کو اس روزے کے لئے آمادہ اور تیار کرلیں جو حقیقت میں انقطاع اور لذّاتِ دنیا سے اجتناب کرنا سکھاتا ہے، (اور یہ اجتناب پورے طور پر انقطاع الی اللہ ہے) لیکن مکمل انقطاع آسانی کے ساتھ حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے لئے تمرین و مشقت، ریاضت، استقامت اور فوق العادۃ مماثلت کی ضرورت ہے، تب کہیں جا کر تمام قویٰ کے ساتھ غیر خدا سے تعلق اور توجہ ہٹا سکتا ہے۔ تمام عمدہ انسانی صفات غیر اللہ کی طرف سے پورے طور پر کٹ جانے اور خداوند تعالیٰ سے رشتہ جوڑنے ہی میں پوشیدہ ہیں۔ اگر کوئی شخص اس پر دسترس حاصل کرلے تو وہ سعادتِ عظمٰی پر فائز ہوجائے گا۔ لیکن اگر تھوڑی سی توجہ بھی دنیا کی طرف رہی تو محال ہے کہ انقطاع الی اللہ حاصل ہو جو شخص چاہتا ہے کہ ماہِ رمضان المبارک کے روزے ان آداب کے ساتھ بجالائے جو اس سے مطلوب ہیں تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مکمل انقطاع الی اللہ رکھتا ہو تب ہی وہ مراسم و آدابِ مہمانی کو بجالاسکتا ہے اور میزبان کے مقام و منزلت سے بقدر امکان معرفت حاصل کرسکتا ہے۔

☆☆☆